نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

غلام احمد قادیانی

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ تین پیسے

ایڈیٹر غلام نبی

الفضل
قادیان

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۳ء) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۱۳۰	مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۲۵ء	یوم سہ شنبہ	مطابق ۲ ذیقعدہ ۱۳۴۳ھ	جلد ۱۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔

۲۱ مئی کو احمدیہ ٹورنامنٹ کا افتتاح بموجودگی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے و حضرت مرزا شریف احمد صاحب و دیگر بزرگان جماعت مدرسہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں ۶ بجے شام کو ہوا۔ تیس برس سے زائد عمر کے جنٹلمینوں کی ٹیم اور طلبار مدرسہ ہائی کی ٹیم میں فٹ بال کا میچ ہوا۔ جس میں طلبار کی ٹیم جیت گئی۔ ۲۲ مئی کو ہاکی۔ بال پھینکنا۔ والی بال۔ ایک ٹانگ کی دوڑ۔ سلو سائیکل ریس۔ سائیکل کی تیز دوڑ۔ گولہ پھینکنا فٹ بال کی کھیلیں ہوئیں۔ آج ۲۳ مئی کو بھی حسب پروگرام دلچسپ کھیلیں ہو رہی ہیں۔ جن میں اہل قادیان دلچسپی لے رہے ہیں۔ ٹورنامنٹ ۲۵ مئی تک جاری رہے گا۔ اور ۲۶ مئی کو انعامات تقسیم ہونگے۔

مولوی عبدالرحیم صاحب نیر لاہور قصور اور فیروز پور کے تبلیغی دورہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

امیر جماعت احمدیہ لاہور اور تحریک چندہ ایک لاکھ

چندہ کی اس خاص تحریک میں جماعت نے جو ایثار اور قربانی کا نمونہ دکھایا ہے۔ اس پر جتنا فخر کیا جائے۔ تھوڑا ہے اور جس قدر بھی اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا جائے۔ کم ہے۔ غربا اور متوسط الحال لوگوں نے جو نمونہ دکھایا ہے۔ وہ ناظرین الفضل سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن جو نمونہ طبقہ امراء نے دکھایا ہے۔ اس کی مثال بھی اور کہیں نہیں ملتی۔ اس لئے ہم فخریہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہمارے امام کی طرف سے جو آواز بھی اٹھتی ہے۔ اس کی طرف امیر و غریب مرد و زن سب لبیک کہنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ ہمنے کسی گذشتہ پرچہ میں جماعت احمدیہ لاہور کی عام حالت کا نقشہ کھینچا تھا۔ اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ جو لوگ طبقہ امرا میں شمار ہوتے ہیں۔ وہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک پر کس فراخ حوصلگی سے حصہ لیتے ہیں۔ جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی بیرسٹر ایٹ لار و امیر جماعت احمدیہ لاہور جو خدا کے فضل سے نہ صرف تقویٰ میں خاص درجہ رکھتے ہیں۔ بلکہ مالی قربانی میں بھی ان کا قدم ہمیشہ آگے ہی رہتا ہے۔ وقت کی قربانی میں بھی وہ کسی سے پیچھے نہیں رہتے۔ غرضکہ ان کا وجود قابل رشک ہے۔ اس تحریک ایک لاکھ میں خدا کے فضل سے ۲۲۵۰ روپیہ نقد انہوں نے دیا۔ علاوہ ازیں ایک ہزار روپیہ مسجد احمدیہ لاہور کے لئے دیا۔ اور آٹھ سو سے زائد روپیہ چندہ عام میں دیا۔ غرضکہ ان چند ماہ میں چار ہزار روپیہ سے زیادہ چندہ وہ ادا کر چکے ہیں۔ کیا یہ باتیں سلسلہ کی سچائی کا ثبوت نہیں۔ اور کیا اس سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی قوت قدسیہ کا پتہ نہیں چلتا۔ ان مثالوں کو دیکھ کر اخبار "سیاست" کو اپنی غلطی کی اصلاح کر لینی چاہیئے۔ اور احمدیوں کی قربانی اور ایثار کا اس سے زیادہ عمدگی سے اعتراف کرنا چاہیئے جیسا کہ اس نے اپنے اخبار مورخہ ۱۳ مئی میں کیا ہے۔ جس کا اقتباس الفضل میں درج

احمدیان نیگوس کی جامع مسجد کے مقدمہ میں کامیابی

الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں لکھا گیا تھا کہ نیگوس میں جامع مسجد کے متعلق جو مقدمہ دائر ہے ـ اور جس کا فیصلہ عدالت ماتحت نے احمدیوں کے حق میں کیا تھا ـ مخالفین نے عدالت بالا میں اپیل کیا ہوا ہے ـ الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے ہمارے بھائیوں کو اس عدالت میں بھی کامیابی بخشی ہے ـ چنانچہ ۲۲ مئی کو حسب ذیل تار جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر سابق مبلغ افریقہ کے نام موصول ہوا ہے ـ

"۲۰ مئی ـ نیگوس ـ آخری مقدمہ میں کامیابی حاصل ہو گئی ـ الحمد للہ"

احباب اپنے ان مخلص بھائیوں کے لئے دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ انہیں مسجدوں کو آباد کرنے اور اشاعت اسلام میں لگے رہنے کی توفیق بخشے ـ اور ان لوگوں کے شر سے بچائے جو یہ تو پسند کرتے ہیں ـ کہ مسجدیں غیر آباد اور تباہ حال ہوں (و سعیٰ فی خرابھا) ـ لیکن یہ گوارا نہیں کرتے ـ ان یذکر فیھا اسمہ ـ کہ ان میں خدا کا نام لیا جائے ـ

پیر جماعت علی شاہ صاحب کا چیلنج منظور

جناب پیر جماعت علی صاحب نے ۱۰ مئی ۱۹۲۵ء کو بمقام علی پور اپنے عرس کے وعظ میں جماعت احمدیہ کو بدیں مضمون چیلنج دیا تھا ـ کہ اگر کوئی مرزائی (مراد از حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو مسلمان ثابت کرے ـ تو میں دس ہزار روپیہ نقد انعام دینے کو تیار ہوں ـ میں جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی طرف سے (جس کے چند ممبران اس چیلنج کے وقت موجود تھے ـ مگر برعایت تہذیب اور خصوصاً ان کے گزشتہ رویہ اور آتش مزاجی کو مد نظر رکھتے ہوئے اس وقت اس چیلنج کی منظوری کا اعلان کرنا مناسب نہ خیال کرتے تھے) اب جبکہ پیر صاحب سیالکوٹ آ رہے ہیں ـ بذریعہ اشتہار ہذا اعلان کرتا ہوں ـ کہ اگر پیر جماعت علی شاہ صاحب کا یہ چیلنج صرف اپنے مریدوں کو دھوکا دینے کے لئے جھوٹی تعلی اور فخر نہ تھا ـ تو وہ دو ہفتہ تک دس ہزار روپیہ کسی معتبر بینک سیالکوٹ میں جمع کرا کر میدان میں آ جائیں ـ تا ان کا مطالبہ پورا کیا جائے ـ

المشتہر

سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سیالکوٹ

اخبار احمدیہ

انجمن احمدیہ اوکاڑہ

یہاں انجمن احمدیہ کا انعقاد ۱۲ مئی ۱۹۲۵ء کو ہوا ـ شہر کے مرکزی اور موزون محل وقوع پر ایک مکان کرایہ پر لیا گیا ـ یوں تو ہر ایک احمدی بھائی نے اس نیک کام کے اجراء میں سعی بلیغ اور مالی قربانی کی ـ خدا ان سب کو جزائے خیر دے ـ مگر سب سے زیادہ قابل شکریہ چودہری ظفر اللہ خان صاحب احمدی نائب تحصیلدار اوکاڑہ ہیں ـ جنہوں نے قبل ازیں مقامی جلسہ منٹگمری کے واسطے جیب خاص سے ۲۵ روپے دیئے ـ جو دیگر موصولہ کے ہمراہ ۷۵ روپیہ کی رقم کی صورت میں منٹگمری کی جماعت کو دیا گیا ـ احباب اس انجمن کی کامیابی کے لئے دعا فرماویں ـ

خاکسار عبد الغفور احمدی از اوکاڑہ ـ

مباحثہ لودہی ننگل

مولوی جلال الدین صاحب شمس کا مباحثہ مولوی عبد اللہ امرتسری اور مولوی عبد الرحیم نام اہلحدیث سے ہوا ـ دو روز چھ چھ گھنٹہ بحث ہوئی پہلے روز بحث وفات مسیح تھا ـ دوسرے روز امکان نبوت ـ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو کھلی کھلی کامیابی دی ـ آٹھ آدمی جو مذبذب حالت میں تھے ـ خلوص اور صدق دل سے داخل سلسلہ حقہ ہوئے ـ خاکسار سردار محمد احمدی از لودہی ننگل

ریویو انگریزی کے متعلق اعلان

جن خریداروں کو انگریزی ریویو ماہ جنوری ۱۹۲۵ء تا ماہ اپریل ۱۹۲۵ء نہیں ملا ـ وہ بجائے لنڈن لکھنے کے دفتر ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کو اطلاع دیں تا انکو رسالہ روانہ کر دیا جائے ـ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

کرشمہ دعا

محمد بخش صاحب مشین ساز جلال آباد ضلع شاہجہانپور سے اپنے خط مورخہ ۲ مئی ۲۵ء میں بنام مفتی محمد صادق صاحب لکھتے ہیں ـ میں اپنی بیماری کے سبب زندگی سے نا امید ہو چکا تھا ـ حکیم اور ڈاکٹر علاج چھوڑ چکے اور جواب دے چکے تھے ـ مگر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی دعاؤں نے بجلی کی طرح اثر کیا ـ اور بالکل شفا ہو گئی ـ فالحمد للہ

درخواست دعا

خان صاحب منشی فرزند علی صاحب کی ترقی کا معاملہ افسران بالا کے زیر غور ہے خان صاحب موصوف احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ اس میں کامیابی اور دیگر مشکلات کے دور ہونے کے لئے خاص طور پر دعا کی جائے ؎

مہر ادا کر دیا

خاکسار نے اپنی اہلیہ مسماۃ سلما بنت سید محبوب عالم صاحب بکتہ سرا ضلع گیا کا مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ادا کر دیا ہے ـ

خاکسار سید صادق علی فارسٹ رینجر ساکن قصبہ ایٹہ ضلع سہارنپور

گوجرانوالہ میں مفتی محمد صادق صاحب کا لیکچر

جناب ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب نے بذریعہ کارڈ ہمیں اطلاع دی ـ کہ وہ گوجرانوالہ میں ایک روز قیام کریں گے ـ اس پر ہم نے ان کے ایک پبلک لیکچر کا انتظام کیا ـ جو پندرہ مئی شام کے ساڑھے پانچ بجے شروع ہونا تھا ـ اور اسی روز مفتی صاحب دوپہر کو گوجرانوالہ پہنچے اس طرح بہت تھوڑا وقت ملا اور ہم پوری طرح اطلاع پبلک کو نہ دے سکے ـ جلسہ گاہ عین جامع مسجد کے مقابل جہاں سنگھ گارڈن میں تھی ـ سنا گیا کہ امام صاحب جامع مسجد نے اپنے خطبہ میں اعلان کر دیا کہ احمدیوں کے جلسہ میں کوئی شخص شامل نہ ہو ـ جلسہ ٹھیک وقت پر شروع ہوا ـ لیکچر کا مضمون "اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ" تھا ـ آہستہ آہستہ لوگ آنے شروع ہوئے ـ ہندو صاحبان خصوصاً سکول ماسٹر شامل تھے عیسائی بھی اکثر آ گئے ـ دو بڑے پادری امریکہ کے بھی موجود تھے ـ مفتی صاحب نے بہت واضح طور سے اور مدلل پیرایہ میں اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ کیا ـ قرآن کریم اور انجیل کا مقابلہ کرتے ہوئے انجیل کا محرف مبدل ہونا حوالے دیکر ثابت کیا ـ چنانچہ ایک حوالہ متی باب ۱۸ آیت ۱۱ کا بالکل ایک انجیل میں نہ ہونا اور دوسری انجیل کے نسخہ میں اس ۱۱ آیت کا پایا جانا دکھا کر عیسائی لوگوں کو بہت ملزم کیا اس کا بہت ہی بڑا اثر ہوا ـ بیان ایسا تھا کہ حاضرین پر خاص اثر تھا ـ ممالک مغربیہ کے سفر کے حالات بھی بیان کئے ـ خود امریکہ یورپ کے عیسائی کہلوانے والوں کا مذہب بیان کیا کہ وہ کس قدر عیسائیت سے بیزار ہیں ـ دوران لیکچر میں مفتی صاحب نے نہایت ہی عجیب پیرایہ میں احمدیت کی بھی تبلیغ کی ـ نہایت امن اور خوش اسلوبی سے لیکچر ختم ہوا ـ اختتام لیکچر پر لوگ جلسہ گاہ سے اٹھتے ہی نہ تھے اور کہتے تھے کہ جب لطف آیا ـ تو لیکچر مفتی صاحب نے ختم کر دیا ـ پھر اسی وقت کئی ایک معزز لوگوں نے کہا ـ کہ آپ لوگ مفتی صاحب کو ایک روز کے واسطے اور ٹھہرائیں ـ آخر جلسہ گاہ میں ہی لوگوں کے اصرار پر ہم نے مفتی صاحب کی خدمت میں ٹھہرنے کے واسطے عرض کی ـ مگر انہوں نے مجبوری کا اظہار کیا ـ جس پر لوگوں نے افسوس کیا ـ اس موقعہ پر دو امریکن پادریوں سے بھی امریکہ کے متعلق گفتگو ہوتی رہی ـ ان کے ساتھ شام کے ۹ بجے مفتی صاحب کا ملنے کا وقت مقرر ہوا ـ چنانچہ ۹ بجے مفتی صاحب ان کی کوٹھی پر تشریف لے گئے ـ وہاں اسی انجیل کے حوالہ پر گفتگو رہی ـ مجبوراً وہ بھی مانتے ـ کہ بے شک ایک میں آیت ۱۱ ہے ـ دوسرے نسخہ میں نہیں ـ

خاکسار صاحب دین ـ سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ ـ

پتہ مطلوب ہے

کچھ عرصہ ہوا ـ چودہری سردار علی صاحب بمبئی سے چلے گئے ہیں ـ اور آج کل وہ عدم پتہ ہیں ـ اگر کسی صاحب کو ان کا پتہ معلوم ہو تو مہربانی فرما کر دفتر امور عامہ میں اطلاع دیں ـ ناظر امور عامہ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۲۶ مئی ۱۹۲۵ء

کانفرنس مذاہب لنڈن کے تاثرات

مسٹر ڈبلیو لافٹس ہیئر کے قلم سے

(نمبر ۳)

حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے پرچہ میں جماعت کی ابتدائی تاریخ اور اب کی تیس سالہ ترقی مختلف ممالک ہندوستان انگلستان - امریکہ - نائجیریا - گولڈ کوسٹ - مصر - مارشیس - سیلون - ہانگ کانگ - آسٹریلیا - ٹرینڈاڈ - فلپائنز اور میسو پوٹامیہ وغیرہ میں باوجود اس سخت مخالفت اور ظلم و تعدی کے ہوتی گئی - جس کی تازہ مثال مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی کابل میں سنگساری ہے - بیان فرمائی -

علاوہ ازیں اس پرچہ نے اسلام کے متعلق بہت سی بدظنیوں کو دور کر دیا - اور اس بات پر خاص زور دیا گیا کہ زندہ مذہب وہی ہے - جو زندہ خدا کو پیش کرے - صرف مسلمان ہی اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں - کہ وہ اپنی اس زندگی میں حامل کلام خدا ہو سکتے ہیں - اور اس کو عملی طور پر لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں - چنانچہ خدا تعالےٰ نے اس سلسلہ کے بانی سے اسی طرح کلام کیا جس طرح وہ گذشتہ تمام انبیاء سے کرتا رہا - پرچہ کو سامعین کے سامنے ختم اس اپیل پر کیا گیا - کہ وہ اس شخص کے دعوے پر ادب اور سنجیدگی کے ساتھ غور کریں - جو کہ تمام گذشتہ معلمین اور مجددین کی قوت اور رُوح کے ساتھ آیا ۔

جس وقت یہ پرچہ پڑھا گیا - ہال کی تمام جگہیں کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں - اور سامعین نے اسے پوری توجہ سے سُنا - بعد مرتھیو ڈور ماریسن نے آپ کو آپ کے پرچہ کی کامیابی پر مُبارکباد دی - اور اس اثنا میں سامعین کی طرف سے تعریف اور تحسین کے شور سے کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی -

پھر ایک دوسری طرح بھی اسلام کی طاقتور آواز نے ہماری کانفرنس کی مدد کی - دو دفعہ ووکنگ مسجد کے عرب حفتی نے بڑی اونچی آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کی اور دو دفعہ صوفی روشن علی نے اپنے خوش لحن لہجہ میں قرآن کریم کی آیات کی تلاوت کی - اور اپنی مذہبی نظموں کو خوش الحانی سے سُنایا - گو اکثر سامعین الفاظ کو تو نہ سمجھ سکے - تاہم ہر ایک اس روحانی موسیقی سے متاثر ہوا ۔

دیگر مسلمان جنہوں نے ہماری مجلس کو شرف بخشا - مفصلہ ذیل تھے - مسٹر یوسف علی جو پہلے انڈین سول سروس میں تھے - لارڈ ہیڈلے جو حج خانہ کعبہ کر چکے ہیں - مسٹر نذیر احمد ووکنگ مسجد کے امام - ڈاکٹر محمد دین ایڈیٹر رسالہ مسلم سن رائز جو شکاگو - امریکہ سے شائع ہوتا ہے - مسٹر مبارک علی برلن سے - اور مولوی فضل الرحمان صاحب حکیم سالٹ پانڈ سے -

رومی ٹوپی - پگڑی اور کفتان - ہندوستان کا سنہری کوٹ اور عرب کا سادہ جبہ اس اجتماع کے مختلف نشانات تھے -

ایک دوسرا گروہ بہائی جماعت کے چند اشخاص پر مشتمل تھا مسٹر روحی افغان جو اس موومنٹ کے بانی کے ساتھ زندہ پیوند ہے - موجود تھا - اس کی دوستی تمام کے ساتھ تھی ڈاکٹر مانسفر ڈ ولز کینیڈا سے - لیڈی بلام فیلڈ اور مسٹر سمپسن لنڈن سے - ان تمام افراد نے اس طرح بے تکلفی سے ایک دوسرے کے ساتھ ملکر کانفرنس کو وہ رنگ دیا جس کا خاکہ نہیں کھینچا جا سکتا -

ہندوستانیوں کا ایک دوسرا شاندار گروہ جو برگزیدگی پنڈت شام شنکر - ڈاکٹر ڈی سلوا - مسٹر ملالا سکیرا اور مسٹر سین موجود تھا - قابل ذکر ہے - اس وفد کی مستورات نے اپنی خندہ پیشانی اور خوبصورت ملبوسات سے فلاف قیاس مجلس کو زینت بخشی - نیز ہم میں مسٹر ہسی تی شان چین سے اور مسٹر شوسن مایا موتو جاپان سے تشریف فرما تھے - کئی سیاہ فام افریقی - جن میں مسٹر ایلبرٹ تھا گا بھی تھے - ادہر اُدہر پھرتے نظر آتے تھے - اور مسٹر جی بارب بجیر اور مسٹر میلکم عام طور پر کانفرنس میں شمولیت اختیار کرتے رہے - چونکہ ہم نے عیسائیت سے بالکل قطع تعلق نہیں کیا ہوا - اس لئے اسکے نمائندوں کے وجود سے بھی ہم محروم نہ رہے - چنانچہ پادریانہ دالٹا کالر جو کانفرنس کے بعض جوشیلے دوست زیب گلو کئے ہوئے تھے - اکثر ایام میں دیکھنے میں آیا - آرچ ڈیکن ولیمز اور بشپ جیمز نے لپنے بہیجے پڑہے - اور اس طرح کم ازکم بے قاعدہ برکت دی -

میں اب کانفرنس کے متعلق اس کے مذہبی اور علم الاجتماع کے فوائد کے اعتبار سے کچھ کہوں گا - مذہبی مباحثات کی لمبی تاریخ کے واقعہ کو یاد کرنا بہت آسان ہے - اور اس سے بڑہکر اسکی اہمیت کو مبالغہ آمیز الفاظ میں بیان کرنا بھی آسان ہے - مگر یہ بات اب قابل قبول ہو گئی ہے - کہ مذہب کے بعض وہ مسائل جنہوں نے مخلوق کو اپنی گرفت میں کر رکھا تھا - اب نئے علم کی روشنی میں بالکل فضول اور اکارت ہو گئے ہیں - لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان سے لوگوں کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا - کون ہے جو ان کی جگہ کھڑا ہو کر انسانی کمزوریوں کا اخلاقی اور عقلی لحاظ سے اندازہ کر سکے - اگر ہم میں سے کوئی اس مقام پر کھڑا ہو تو اغلباً ہمیں معلوم ہو جائیگا - کہ تمام مذاہب حتیٰ کہ سب سے ابتدائی مذہب بھی مختلف اقوام اور لوگوں کی مختلف جماعتوں کی نمائندگی کرتے رہے ہیں خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کی مختلف منازل اور مدارج میں سے گذر چکے ہیں - رفتار کا سوال جو کم و بیش آہستہ ہوا کرتا ہے - کوئی زیادہ وقعت نہیں رکھتا - مگر طرف کا سوال تمام و کمال اہمیت رکھتا ہے - یعنی سب مذاہب خدا کی طرف لیجاتے رہے ہیں -

ہماری اس کانفرنس کا دوسرا پہلو ایک ایسا امر ہے - جو اسبارے میں ہماری جرأت کو اور بھی تقویت دیتا ہے - آخر تمام مذہبی آدمی انسانی مخلوق کے ہی افراد ہیں - اور اس لئے ان کے آپس کے تعلقات محض اسی وجہ سے ہیں - کہ وہ مذہب کے راستہ پر قدم زن ہیں - اور اس سے اچھے اور عمدہ اثرات حاصل کرتے ہیں - مذہب کا اثر علم الاجتماع - علم اقتصاد اور علم سیاست پر اس سلسلہ کے دوسرے لیکچروں سے جو مسٹر برینفرڈ جو کانفرنس کے وائس پریزیڈنٹ تھے - اور سر فرانسس ینگ ہسبینڈ جو کہ ایک انگریز ہیں - اور جو مشرق اور مغرب میں مشہور اور محبوب ہیں - دیئے گئے - ظاہر کیا - ان سے دوران کانفرنس میں ہمیں جوش افزا پیغامات ملے - میں یہاں انکے چند ایک الفاظ درج کئے بغیر نہیں رہ سکتا - جو مملکت برطانیہ کے تمام افراد کے قلوب میں جاگزین ہونے چاہئیں - آپ نے کہا - مملکت برطانیہ کی مادی ترقی بالکل عیاں ہے - اور جس طریقہ پر ہم نے مملکت کا افتتاح کیا ہے - اس پر ہمیں بجا فخر ہے - لیکن جبکہ رعایاء مملکت کے تمام اطراف سے لنڈن کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں - تو ہم جو یہاں مقیم ہیں - ان کو یہ بتانا چاہتے ہیں - کہ ہم جہاں مادی ترقی میں دلچسپی لیتے ہیں - وہاں رُوحانی ترقی میں بھی ویسی ہی دلچسپی لیتے ہیں - مملکت میں تمام مذاہب کے پیرو پائے جاتے ہیں اور گو حکومت کو ان کے درمیان پوری پوری غیر جانبداری دکھانی پڑتی ہے - مگر اہل برطانیہ کی اس غیر جانبداری کو مذہب کے لاپرواہی اور بے اعتنائی ہرگز نہیں سمجھنا چاہئیے مملکت برطانیہ کی انتہائی حالت کے قیام مذہب ہی ہونا چاہئیے سیاسی ڈھانچہ اور تجارتی معاہدات صرف ہڈیوں کی تنظیم

اصلی محرک روح ہونا چاہیئے۔ اور وہ روح بھی وہ جو حب الٰہی عالی ہو۔ صرف حب الوطنی ہی کافی نہیں۔ حب الوطنی کے اوپر اور نیچے اور انہیں سرایت کرنیوالی چیز مذہب ہونا چاہیئے۔ مذہب کہا ہے تمام دنیا کی محبت ہے جس میں ہر ایک قوم اور تمام مخلوق شامل ہے یہ جو کانفرنس میں پڑھے گئے۔ ان سے یہ ظاہر ہے کہ تمام مذاہب میں تحریکات ترقی پذیر ہیں۔ اور نہایت ہی جوشیلے آدمی اپنی پوری جدوجہد کے ساتھ ایک خالص مذہب کے حصول کے قریب ہیں۔

اس قسم کی کانفرنس کے موضوع پر میں یہاں اپنے ایک صدر مسٹر ڈی ابن ڈنلپ جن کو کانفرنسوں کا وسیع تجربہ ہے۔ اور جو ان کانفرنسوں کو انسانی مخلوق کی بہبودی کے لئے بہت اہم سمجھتے ہیں کے چند الفاظ نقل کرتا ہوں۔ چونکہ مسٹر ڈنلپ کے اقوال کسی اور جگہ طبع نہیں ہوئے۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ اس تبصرہ کے آخری پیراگراف کے لئے بہت موزوں ہیں۔

مسٹر بیکر کے پرچہ اقوام کینیا کے بعد مسٹر ڈنلپ نے کہا۔

میں بوجہ اپنے ادائے فرائض میں مصروفیت کے اس کانفرنس کے اجلاس میں شمولیت حاصل نہیں کر سکا۔ لیکن میں اقرار کرتا ہوں کہ اس پلیٹ فارم پر تمام اقوام اور ملکوں کے نمائندے دیکھ کر میں بہت ہی متاثر ہوا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ ایک اہل نظر کے لئے اور میں سمجھتا ہوں کہ میں بھی کسی قدر اہل نظر ہوں۔ اس سے بڑھکر انقلاب کرنیوالی چیز اور کوئی نہیں۔ جتنی کہ دنیا کے مختلف اطراف سے ایسے نمائندوں کا جمع ہونا جو بغیر کسی اقتصادی فائدہ کے خیال سے اکٹھے ہوں۔ محض ان امور کا مطالعہ کرنے کیلئے جو تمام انسانوں کے خواہ کسی نسل یا قوم کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہوں۔ فوائد کا باعث ہوں۔ اس کا مطالعہ وہ سنجیدگی سے بلکہ بغیر کسی بحث و تمحیص کے کریں۔ اور وہ آپس میں ہر ایک نمائندہ سے اسکے مذہب کے متعلق سیکھنے کی آرزو رکھتے ہوں۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ آیندہ بھی اس قسم کی کانفرنسیں ہونی چاہئیں۔ کیونکہ ہر ایک کو یہ بات ذہن نشین کرلینی چاہیئے کہ دوسری اقوام کی کتب اور ان کے مذاہب اور ان کے لٹریچر کا مطالعہ ہی انسان کی ضروری تعلیم کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ ایک دوسرے سے ملکر تبادلہ خیالات کی ضرورت ہے۔

مسلمانوں کے نزدیک "برداشت" کے معنی

اس وقت تک ہمیں دہ مسلمانوں کے بڑے بڑے لیڈروں اور مولویوں کے زبانی و قلم سے یہ الفاظ نکل چکے ہیں کہ فلاں عمل اسلام پر براہ راست حملہ ہے جسے کوئی مسلمان "برداشت" نہیں کر سکتا لیکن آج تک کبھی انہوں نے اس فقرہ کو اپنے عمل سے ترجمہ کر کے نہیں دکھایا مثلاً خلافت ترکیہ کے متعلق انہوں نے کہا خلیفہ کا اقتدار کم ہونا کو وہ کبھی برداشت نہ کرینگے لیکن خلیفہ کا اقتدار تو الگ رہا جب خلیفہ کا نام و نشان تک مٹا دیا گیا تو انہوں نے سب کچھ "برداشت" کرلیا۔ ایسا ہی قسم کا ایک فقرہ ہمیں جمعیۃ العلماء کے اخبار "الجمعیۃ" ۱۷ مئی میں نظر آیا ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے:۔

"حجاز کی مقدس سرزمین کی ایک چپہ بھر زمین پر کسی غیر مسلم طاقت کا تسلط یا معنوی استیلاء ہی اسلام کے ناموس پر ایک مستقل حملہ ہے۔ جسے کوئی حق پرست مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔"

اگر آج تک کسی ایک موقعہ پر بھی ان علماء نے اسلام کی خاطر عدم برداشت کا ثبوت دیا ہوتا۔ تو خیال ہو سکتا تھا کہ ممکن ہے اب جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں وہ صحیح ہو لیکن جب ماضی میں انہوں نے کچھ نہیں کیا تو مستقبل میں ان سے کیا امید ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر عدم برداشت کا مفہوم ان کے نزدیک یہی ہو جس کا ثبوت وہ اپنے عمل سے دے رہے ہیں۔ تو اس کا انہیں اعلان کر دینا چاہیئے۔

جماعت احمدیہ کی مالی قربانی پر اعتراض کرنیوالے

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جب مسلمانوں کے مقابلہ میں اپنی قلیل اور غریب جماعت کو اور ان جماعت کے جو لاکھوں روپے اشاعت اسلام کیلئے خرچ کر رہی ہے۔ چند ماہ میں ایک لاکھ روپیہ جمع کرنے کا ارشاد فرمایا تو قبل اسکے کہ مقررہ میعاد ختم ہوتی مخالفین نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ احمدی چندے دیتے دیتے تھک گئے ہیں اور اپیل کا اثر حوصلہ افزا نہیں ہوا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کے فضل اور امام جماعت احمدیہ کی برکت سے ایسا اثر ہوا۔ جس کی نظیر مخالفین ہرگز نہیں پیش کر سکتے۔ لیکن کس قدر حیرت اور تعجب کی بات ہے کہ جماعت احمدیہ کی مالی قربانیوں پر وہ لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ جو احمدیوں کی کئی گنا اور بڑے بڑے دولتمند ہیں لیکن انکی خلافت کمیٹی کی یہ حالت ہے کہ "قلت سرمایہ" کی وجہ سے تمام پنجابی حاجیوں کے متعلق انتظام کرنے کے لئے ایک آدمی کو مکہ بھیجنے کا خرچ مہیا نہیں کر سکتی چنانچہ "معتمد مجلس خلافت پنجاب" نے اخبارات میں اعلان کرایا ہے:۔

"ایک شخص جو پورے طور پر مجلس خلافت پنجاب کا نمائندہ ہو اور اپنے کندھوں پر پوری ذمہ داری اور نگرانی لے کر جائے۔ جس کی روانگی کے لئے مولانا شوکت علی تاکید کر رہے ہیں۔ ابھی تک نہیں جا سکا۔ وجہ قلت سرمایہ کے سوا اور کچھ نہیں۔ ہاں قریب ایک بزرگ مجھ سے ملے اور کہا کہ تین سو روپیہ کا انتظام انہوں نے کر لیا ہے باقی کا روپیہ میں خلافت کی طرف سے دیدوں تو کسی شخص کو بھیجا جائے۔ میں نے ان سے اپنی مالی حالت بیان کر دی اور کہا کہ جہاں تین سو روپے جمع کئے۔ وہاں باقی بھی کر لیجئے۔ اور پھر ہم کسی شخص کو بھیجدیں۔"

اس سے ظاہر ہے کہ خلافت کمیٹی کی مالی حالت کیا ہے۔ اسکی وجہ یا تو یہ ہے کہ مسلمان اب کچھ دیتے ہی نہیں۔ یا یہ ہے کہ جو کچھ آتا ہے وہ معتمدین مجلس خلافت کی ذاتی ضروریات میں صرف ہو جاتا ہے اور باقی اتنا بھی نہیں بچتا کہ تین سو کی رقم میں کچھ اور ملا کر ایک آدمی کو مکہ بھیجا جا سکے۔ کوئی بھی وجہ ہو۔ سوال یہ ہے ایسے لوگ جماعت احمدیہ کی مالی قربانیوں پر کس منہ سے اعتراض کرسکتے ہیں۔

چودھویں صدی کے مولوی

جناب خواجہ حسن نظامی صاحب نے اپنی اس رنڈی مریدہ کا ذکر میں جو ایک دن ان کے پہلو میں بیٹھی تھی اپنے روزنامچہ میں لکھا تھا۔ "میری آنکھ رو رہے تھے وجد کی سی حالت ہوگئی۔ اور چیخ اس نے کہا۔ ارے شمس میرا اور تیرا تو ایک ہی حال ہے تو بھی لوگوں کو لوٹنے کے لئے بناوٹی کپڑے اور زیور پہنکر زیب کی شکل بناتی ہے۔ اور میں بھی پرہیزگار مشہور ہونے کے لئے داڑھی اور سر کے بال بڑھاتا ہوں اور لمبا کرتہ پہنتا ہوں تو بھی محفل میں ناچتی ہے۔ اور میں بھی قوالی میں رقص کرتا ہوں مگر تو روتی ہے کیونکہ تجھے اپنے گناہوں کا اقرار ہے۔ اور میری آنکھوں میں آنسو نہیں آتا کہ میں اپنی ریاکاری سے غافل ہوں"۔

ممکن ہے۔ جناب خواجہ صاحب کے نصیحت آمیز کلمات اور خاص اشارات "کسر نفسی" کے طور پر فرمائے ہوں۔ لیکن معاصر "ریاست" ۲۲ مئی کی یہ رائے ہے کہ:۔

"ہم سمجھتے ہیں خواجہ صاحب کی زبان سے اسقدر سچے الفاظ غلطی سے شاید ہی کبھی نکلے ہوں۔ دانستہ یا نادانستہ انہوں نے اپنی حالت صحیح مرقعہ الفاظ بالا میں پیش کر دیا۔ اور چونکہ اس غیرعادی حق گوئی کا باعث خواجہ صاحب کی رنڈی مریدہ ہوئی ہے۔ لہذا جناب خواجہ صاحب کو اس کا احسان ماننا چاہیئے"

خواجہ صاحب تو نہ معلوم کس کس رنگ میں اپنی مریدہ رنڈیوں کے احسانمند ہوتے ہونگے۔ اسلئے ہمارے نزدیک انہیں اسبارے میں کوئی مشورہ دینے کی ضرورت نہ تھی۔ البتہ ان کے مریدوں سے یہ کہنا چاہیئے کہ وہ اپنے "مرشد" کی تقلید میں کم از کم ایک رنڈی سے ضرور راہ و رسم پیدا کریں۔ تا ان پر بھی جناب خواجہ صاحب کی طرح "وجد کی سی حالت" طاری ہو سکے۔

جناب خواجہ صاحب نے اس رنڈی سے "ایک نئے بلوی غیرمقلد مولانا" کے ساتھ جو سلوک کرایا۔ اسپر "زمیندار" نے "حاملین شریعت نبوی یعنی علماء کرام" کی حفاظت کے لئے یہ دعا کی تھی کہ "بعض صوفی بھی کس قدر بدکن ہوتے ہیں۔ خدا دہلی کے تمام مولویوں کو ان سے بچائے"۔

لیکن معاصر "ریاست" اس سے بھی زیادہ جامع اور پر زور دعا کی "خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے، خصوصاً گیسوں کے پیشواؤں سے"

مگر سوال یہ ہے کہ جب گیسوں کے پیشوا کی محفل میں بڑے بڑے غیرمقلد مولویوں کی یہ حالت ہوتی ہے تو بیچارے عوام پر جناب خواجہ صاحب کی "مجالس حلقہ" میں کیا کچھ نہ گذرتی ہوگی۔ اور انہیں کیسے کیسے مخرب الاخلاق سبق نہ پڑھائے جاتے ہونگے۔ جناب خواجہ صاحب نے چودھویں صدی کے مولویوں سے لوگوں کو بدظن کرنے کے لئے ایک "مولانا" کا قصہ تو لکھ دیا کیا ہی اچھا ہو اگر وہ اپنے روزنامچہ میں ان واقعات کو بھی ... اکٹھا کریں جو ان کے حلقہ خاص کے مریدوں اور مریدنیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

غیر مسلم حکومت سے استعانت

"زمیندار" نے اپنے بعض پرچوں میں جماعت احمدیہ کا اس وجہ سے بھی شکوہ کیا ہے۔ کہ یہ لوگ ایک اسلامی حکومت کے خلاف غیر مسلم حکومتوں سے مدد طلب کرتے ہیں۔ اور پھر اس امر پر بہت زور دیا ہے۔ کہ غیر مسلم حکومت سے کسی قسم کی مدد طلب کرنا حد درجہ کی غلطی ہی نہیں۔ بلکہ بے غیرتی ہے۔ مقصد اس سے یہ ہے۔ کہ افغانستان میں جو احمدی نہایت بے رحمی اور بیدردی سے سنگسار کئے گئے ہیں۔ اس ظلم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے کیوں انصاف پسند حکومتوں کو توجہ دلائی جاتی ہے۔

ہمیں افسوس تو اس بات کا ہے۔ کہ یہ لوگ جماعت احمدیہ کے مسلک پر اعتراض کرتے ہوئے سابقہ انبیاء اور ان کی جماعتوں کے حالات کو بالکل فراموش کر دیتے ہیں۔ ورنہ جو امور پہلوں میں پائے جاتے ہیں۔ ان کو اس جماعت میں جو ان کی مثیل ہے دیکھ کر ہرگز اعتراض کرنے کی جرأت نہ کریں۔ چنانچہ اس بیہودہ اعتراض سے پیشتر بھی اگر کچھ غور کر لیا جاتا تو ہمیں برا بھلا کہنے سے ضرور اجتناب کیا جاتا۔ کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام باوجود نبی ہونے کے ایک کافر بادشاہ سے اپنی براءت کے لئے مدد طلب کرتے ہیں۔ سورہ یوسف رکوع ۵ میں آتا ہے۔ وقال للذی ظن انہ ناج منھما اذکرنی عند ربک۔ اور پھر جب وہ پیغام دینے والا بھول جاتا ہے۔ اور دوبارہ ان سے اس کی ملاقات ہوتی ہے۔ تو پھر یوں فرماتے ہیں:۔ ارجع الی ربک فسئلہ ما بال النسوۃ التی قطعن ایدیھن۔ کہ بادشاہ سے جا کر ان عورتوں کے متعلق جنہوں نے مجھ پر الزام لگایا تھا۔ دریافت کرو۔ کہ وہ حق پر ہیں۔ یا انہوں نے مکر و فریب کیا تھا۔ اس پر وہ بادشاہ ان عورتوں کے الزام کو غلط ثابت کر کے حضرت یوسف علیہ السلام کی مدد کرتا ہے۔ پھر یہی نہیں۔ بلکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ سردار ہیں تمام نبیوں کے۔ اور افضل ہیں سب پیغمبروں سے۔ جن کے متعلق ارشاد ہوتا ہے۔ ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ وہ اپنے صحابہ کو حبشہ میں ہجرت کرنے کے لئے حکم دیتے ہیں۔ حالانکہ ملک حبشہ کا بادشاہ نجاشی اسوقت مسلمان نہیں ہوا تھا پھر بھی آنحضرت صلعم کے صحابہ آپ کے فرمان کے مطابق اس سے امن کے طالب بنکر حاضر ہوتے ہیں۔ اور اس انصاف پسند بادشاہ کے زیر سایہ اپنی عمر کا کچھ حصہ نہایت آرام و چین سے بسر کرتے ہیں۔

اب اگر غیر حکومتوں سے مدد مانگنا "زمیندار" جیسے اخبار کے نزدیک قابل اعتراض امر ہے۔ تو سب سے پہلے یہ اعتراض اس خیر البشر پر ہوگا۔ جس کے عقائد و اعمال کی متابعت اور پیروی تمام انسانوں پر فرض کی گئی ہے۔

شائد یہاں وہم کیا جائے۔ کہ آنحضرت صلعم اور حضرت یوسف علیہ السلام نے کافر بادشاہوں سے جو اعانت طلب فرمائی۔ وہ کسی اسلامی حکومت کے خلاف نہ تھی۔ لیکن احمدی حکومت افغانستان کے مظالم پر جو اسلامی حکومت کہلاتی ہے۔ دوسروں سے انصاف کے خواہاں ہیں۔ مگر اس شبہ کا ازالہ نہایت آسانی سے یوں ہو سکتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کسی اسلامی فعل کے خلاف غیروں کو صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے توجہ نہیں دلاتی۔ بلکہ اس فعل قبیح سے جس کو مذہب اسلام تو کیا دوسرے مذاہب نے بھی قطعاً روا نہیں رکھا۔ اسلام کو مبرا ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

کیا وہ مذہب جو دنیا میں صلح و آشتی اور امن و امان قائم کرنے کے لئے آیا۔ یہ تعلیم دے سکتا ہے۔ کہ جو بھی غیر مذہب کا انسان تمہارے بس میں ہو۔ اس کو محض اختلاف عقائد کی وجہ سے نہ صرف قتل بلکہ نہایت بیدردی اور بے رحمی سے سنگسار کر دو؟ ہرگز نہیں۔

پس اصل بات یہی ہے۔ کہ مذہب اسلام ایسے تمام عیوب و نقائص سے جن کو عقل اور کانشنس روا نہیں رکھتی۔ بالکل پاک ہے۔ اس لئے اس کامل اور عالمگیر مذہب کو جو بھی اپنے افعال شنیعہ کا مرتکب ہو کر بدنام کرتا ہے۔ اس کے ان افعال کو اسلامی احکام کے خلاف قرار دیکر غیر مسلم حکومتوں سے ایسے افعال کے روکنے کی طرف توجہ دلانے میں کوئی شخص غلطی پر نہیں ہو سکتا۔ اور جماعت احمدیہ بھی اس طریق کے اختیار کرنے میں جس سے محض اسلام کی ترقی و شان و شوکت اور غیر مذاہب پر فضیلت دنیا پر معلوم ہوتی ہے۔ بالکل حق بجانب ہے۔

(خاکسار محمد یار مولوی فاضل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سن پیدائش

مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے ایک سو روپیہ انعام

ماہ مئی کے اردو ریویو آف ریلیجنز میں ایک مضمون "دو تصویریں ایک مصور کے ہاتھ سے" چھپا ہے۔ جس میں اس عربی مضمون کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ جو فاضل جلیل میرزا محمد مہدی خان زعیم الدولہ رئیس الحکماء مالک جریدہ حکمت نزیل مصر القاہرہ نے ۱۳۲۱ھ میں لکھا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب جو ہمارے مضامین کو اپنی عینک طائفہ سے پڑھنے کے عادی ہیں۔ اور یوں حضرت اقدس مسیح موعود کے دئے ہوئے خطاب کی اپنے حق میں تصدیق فرمایا کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں:۔

قاضی اکمل اڈیٹر رسالہ ریویو قادیان نے چراغ بکف داشتہ کمال کیا۔ کہ اپنے دو مرزاؤں کی پیدائش اور زندگی کے مقابلہ کا مضمون درج کیا۔ جس کے شروع میں مرزا حسین علی کے مقابلہ میں اپنے ہیرو کی بابت لکھا ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب صوبہ پنجاب کے قصبہ قادیان نامی میں ۱۲۳۱ھ میں پیدا ہوئے۔
(ریویو بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۲۵ء صفحہ ۱)

اعتراض یہ ہے۔ کہ تحفہ شاہزادہ ویلز میں سن پیدائش سنہ ۱۲۳۶ھ ہے۔ اور قاضی اکمل نے سنہ ۱۲۳۲ھ لکھ دیا۔ تاکہ ۷۶ سال عمر پوری ہو جائے۔ یہ خبط الشعواء ہے۔ اور کہ اس کا جواب ناممکن ہے۔

جواب یہ ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب آپ ذرا دیکھنے والی آنکھ سے مضمون کو ملاحظہ و مطالعہ فرمائیں۔ یہ میری عبارت نہیں۔ یہ تو ایک غیر جانبدار الدکتور میرزا محمد مہدی خان زعیم الدولہ کی تصنیف ہے۔ اور انہی کی تحقیق ہے۔ اور آپ پر ثبت ہے۔ کہ ہمارے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں آپ کا سن پیدائش ۱۳۲۱ھ چھپا ہے۔ جس سے عمر مبارک شمسی حساب سے بھی [illegible] سال ثابت ہوتی ہے۔

آپ انعام کیا دیں گے۔ البتہ تقاضا شرافت تھوڑی دیر کے لئے شرما جاتا ہے۔ [illegible]

اصل عبارت مضمون مذکور کی یہ ہے۔

(میرزا غلام احمد قادیانی) [illegible] سنہ ۱۲۳۱ھ في قادیان من بلاد پنجاب الهند [illegible] وهي قرية [illegible] سکانها [illegible] اکثرهم مسلمون [illegible]

(الحکم، قادیان)

سنگساری اور اسلام

رسالہ "بلاغ" امرت سر بابت ماہ مئی میں سنگساری کے متعلق ایڈیٹر صاحب رسالہ مذکور کے قلم سے حسب ذیل مضمون شائع ہوا ہے۔

اس تاریک زمانہ میں ہم اس بات کو بھی غنیمت سمجھتے ہیں۔ کہ فدائیان رجم کو قرآن مجید میں رجم کا حکم کہیں بھی نہیں ملا۔ انہوں نے علانیہ مان لیا ہے۔ کہ خدا کی مقدس کتاب ایسے بے رحمانہ اور سنگدلانہ احکام سے پاک و صاف ہے۔ لیکن یہ انکی سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ جب خدائے قدوس نے ایسے معاصی کی سزا دینے کا التزام خاص اپنے ہی متعلق رکھا ہے۔ تو یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ خدا کا سب سے زیادہ مطیع۔ خدا کا سچا فرمانبردار۔ حامل وحی۔ مہبط جبریل (صلے اللہ علیہ وسلم) بلا حکم خدا تعالٰے ایسے معاصی کی سزا کو اپنے ہاتھ میں لیتا۔ یہ وہ رسول علیہ السلام ہے۔ جسکی نسبت بنی نوع انسان کی ہمدردی اور غمخواری کی داستانیں زبان زد عام ہیں۔ اور جسکا خلق عظیم ضرب المثل ہے۔ اور جو رحمۃ للعٰلمین تسلیم کیا جاتا ہے۔ اور جس کے متعلق خدائے قدوس کو بالآخر یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ:۔

فلعلک باخع نفسک علٰی اٰثارھم۔ ؏

اگر یہ اس کلام پر ایمان نہ لائیں۔ تو شائد تم .... ان کے پیچھے رنج کر کرکے اپنے تئیں ہلاک کر دو گے۔

اور نیز فرمایا:۔

لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین ۱۹ (اے پیغمبر) شائد تم اس رنج سے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اپنے تئیں ہلاک کر دو گے۔

کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ایسے اوصاف سے کہیں زیادہ اوصاف حمیدہ کا بشر ایسے سنگدلانہ اور بے رحمانہ سزاؤں کو اپنے سامنے بندوں کے لئے جائز سمجھتا۔ یہ رسول تو ہر ایک بھولے ہوئے کو رہنمائی کا سبق دینے والا تھا۔ وہ بھولے ہوؤں کی بے رحمی سے جان لینے کا ہرگز روادار نہ تھا۔ جو رسول منافقوں کے حق میں بھی دعائے مغفرت مانگنے پر اصرار کرے۔ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ وہ گمراہوں کی جان لینے کے لئے ایسی متمردانہ سزا کو تجویز کر سکے:

خطا کار سے درگذر کرنیوالا۔ بداندیش کے دل میں گھر کرنیوالا مفاسد کا زیر و زبر کرنیوالا۔ قبائل کا شیر و شکر کرنے والا

اسلام سلامتی والا مذہب ہے۔ وہ نہایت ہی شاندار طریق سے نصیحت کرتا ہے۔ وہ ارشاد فرماتا ہے۔ "لا اکراہ فی الدین۔ دین میں زبردستی نہیں ہے۔ وہ کسی کے عقاید میں جبر کو روا نہیں رکھتا۔ اس کا حکم ہے "وجادلھم بالتی ھی احسن" جھگڑوں میں بھی احسن طریق سے گفتگو کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام ہی حضرت موسٰی علیہ السلام کو فرعون کی طرف جانے پر بتاکید ارشاد فرماتا ہے۔ کہ اے موسٰی دیکھنا نرمی سے گفتگو کرنا۔ پس ایسے ہمہ تن سلامتی والے دین قیم میں ایسے جابرانہ اور سخت احکام کس طرح مل سکتے ہیں۔ اور اسلام کے مبلغ اعظم سے ایسے احکام کی توقع تعلیق بالمحال سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔

قرآن مجید میں جن جرائم کے متعلق دینوی سزائیں تجویز کی گئی ہیں۔ ہم انہیں کسی قدر صراحت سے بیان کرتے ہیں۔ خدا تعالٰے نے ذوالقرنین کو خدا نے ایک گمراہ قوم کے متعلق کلی اختیار دیکر فرمایا۔ کہ اے ذوالقرنین تم ان کو خواہ تکلیف دو خواہ ان کے بارے میں بھلائی کرو۔ (دونوں باتوں کی تم کو قدرت ہے۔ (ذوالقرنین نے) کہا۔ کہ جو کفر (و بدکاری سے) ظلم کریگا۔ اسے ہم عذاب دینگے۔ پھر (جب) وہ اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا جائیگا۔ تو وہ بھی بڑا عذاب کریگا۔ ۱۱" اس سے واضح ہے۔ کہ ذوالقرنین نے بھی ایسی سخت سزا باوجود کلی اختیارات ملنے کے نہیں دی تھی۔ جس سے موت واقع ہو۔

حقوق العباد کے مجرموں پر ایک دم تین جرم عائد ہو جاتے ہیں۔ خدا کی نافرمانی۔ قانون شاہی کا توڑنا۔ اپنے بھائی کو دکھ دینا۔ دنیا میں بموجب حکم خدا جن حقوق العباد میں جرم کرنے والوں کو سزا دی جاتی ہے۔ وہ اگر دو سزائیں بھگت بھی لیں۔ تو تیسری سزا انہیں خدا کے حضور میں پیش ہو کر بھگتنی پڑیگی۔ جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے اپنی ذات کے متعلق جرم کو معاف کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ "لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین ۱۳" آج کے دن (میری طرف سے) تم پر عتاب نہیں ہے۔ خدا تم کو معاف کرے۔ اور وہ بڑا رحم کرنیوالا ہے۔

مجرمین حقوق العباد کے متعلق خدائے علیم حکیم نے اپنے مقدس صحیفہ میں حسب ذیل ارشاد فرمایا ہے۔

(اس کے بعد چوری۔ زنا۔ تہمت۔ قتل۔ حرم میں شکار۔ جھوٹی قسم۔ ظہار۔ قصاص کے متعلق آیات قرآنی نقل کر کے لکھا ہے:۔)

اہل بصیرت کے لئے ان آیات اللہ میں کسقدر واضح اسباق موجود ہیں۔ انسانی جان ضائع کرنے کو خداوند کریم بہت ناپسند فرماتا ہے۔ بلکہ قتل کے عوض بھی خونبہا کو ہی پسند فرمایا۔ مجرموں کو سزا کا ارشاد تو فرماتا ہے۔ لیکن سزا قبول کرنے کا مجرم کو ہی حقدار ٹھیرایا ہے۔ جیسے کہ بعض جرموں میں تین قسم کی سزا تجویز کی۔ غلام آزاد کرنا۔ مساکین کو کھانا کھلانا۔ روزے رکھنا۔ ان میں سے مجرم جو بھی پسند کرے۔ اپنے لئے قبول کرے۔ "یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر"

حقوق اللہ میں سب سے بڑی معصیت شرک ہے۔ جسے ظلم عظیم کہا گیا ہے۔ "ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء" لیکن اتنے بڑے گناہ کے متعلق بھی کسی فرد بشر کو مشرک کو سزا دینے کے لئے ارشاد نہیں فرمایا۔ نماز نہ پڑھنے والوں۔ زکوٰۃ نہ دینے والوں۔ حج نہ کرنیوالوں۔ روزہ نہ رکھنے والوں کی سزا کے لئے کسی پیغمبر یا بادشاہ۔ یا عالم۔ یا مجتہد کو اختیارات نہیں دئے گئے۔ البتہ اگر قرآن مجید فرقان حمید کی ٹھنڈے دل سے تلاوت کیجائے۔ اور اس تلاوت کا مقصد احکام الٰہی سے بصیرت حاصل کر کے ان پر عمل کرنے کا ہو۔ تو امر زیر بحث کے متعلق خدا کا واضح منشاء ملجاتا ہے۔

واصبر علٰے ما یقولون واھجرھم ھجرا جمیلا۔ وذرنی والمکذبین اولی النعمۃ ومھلھم قلیلا۔ ان لدینا انکالا وجحیما وطعاما ذا غصۃ وعذابا الیما (۲۹-۱۳)

اور جو جو (دل آزار) باتیں یہ لوگ کہتے ہیں۔ انکو سہتے رہو۔ اور اچھے طریق سے ان سے کنارہ کش رہو۔ اور مجھے ان جھٹلانے والوں سے جو دولتمند ہیں۔ سمجھ لینے دو۔ اور ان کو تھوڑی سی مہلت دیدو۔ کچھ شک نہیں کہ ہمارے پاس بیڑیاں ہیں۔ اور بھڑکتی آگ۔

اعدائے دین پیغمبر صلعم کو جھٹلا رہے ہیں۔ دکھ دے رہے ہیں منتقم حقیقی سب کچھ دیکھ سن رہا ہے۔ لیکن یہ نہیں کہا۔ کہ ان کو سنگسار کر دو۔ بلکہ فرمایا تو یہ کہ ذرا تحمل کرو۔ میں خود ہی ان سے نپٹ لونگا۔

فذکر انما انت مذکر لست علیھم بمصیطر۔ الا من تولی وکفر فیعذبہ اللہ العذاب الاکبر ان الینا ایابھم ثم ان علینا حسابھم (۳۰-۱۳)

تو تم نصیحت کرتے رہو۔ کہ تم نصیحت کرنیوالے ہی ہو۔ ان پر داروغہ نہیں ہو۔ ہاں جس نے منہ پھیرا۔ اور نہ مانا۔ تو خدا اسکو بڑا عذاب دیگا۔ بے شک ان کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے۔ پھر ہمیں ان سے حساب لینا ہے۔

قرآن کریم میں ایسے بہت سے احکام موجود ہیں۔ جن سے

یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے معاصی کے متعلق سزا دینے کے لئے مامور نہیں فرمایا۔ بلکہ رسول صلعم کو فرمایا۔ وما انت علیہم بجبار۔ وما انت علیہم بوکیل وغیرہ۔

الغرض جب معصیت الٰہی کے مجرم سزا دینے کے لئے کسی بندے کی تحویل میں نہیں دئے گئے۔ تو کس قدر جرأت اور دیدہ دلیری ہے۔ کہ خدا کا خوف طاق نسیان پر رکھ کر خدا کے برگزیدہ رسولؐ پر اتہام لگایا جا رہا ہے۔ اور اسلئے کہ ہمیں خدائی فوجدار مانا جائے۔ اور ہمارے رعب میں فرق اگر ذرائع آمدنی منقطع نہ ہو جائیں۔

ایک جابر اور ظالم حاکم اپنی رعیت کے کمزور افراد کو حکم دے سکتا ہے۔ کہ وہ آنکھیں بند کر لیں۔ کانوں میں روئی ٹھونس لیں۔ جیل کی چار دیواری میں ان کی آزادی سلب کر سکتا ہے۔ لیکن دل کے سودے کو وہ جبراً نہیں لے سکتا۔ مذہب دل سے تعلق رکھتا ہے اس کے اظہار سے جابر انسان زبان تو بند کرا سکتا ہے۔ لیکن دل کو حکومت سے منوانا محالات سے ہے۔ آج تک کسی بھی نیک دل مسلمان نے اس کی جسارت نہیں کی۔

ترسم نرسی بہ کعبہ اے اعرابی۔ کیں رہ کہ تو میروی بہ ترکستان است

جن لوگوں نے خوف خدا سے روگردان ہو کر اس ظلم آفرین مسئلہ کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہیں خدا کی پاک کتاب کا مطالعہ کر کے اپنے خیالات کی نظر ثانی کرنی چاہیئے۔ جزا کا دن قریب ہے۔

اگر رجم صحیح ہے۔ تو لا محالہ اسلام کا بزور شمشیر پھیلانا بھی غلط ثابت نہیں ہو سکتا۔ اگر رجم صحیح ہے۔ تو ارتقا کا مسئلہ (جس سے فہم وحی کا ارتقا مراد ہے) غلط ہے۔ کیونکہ ترقی کی شاہراہ آزادی طلب ہے۔ اور رجم کے معنی عقل کو محبوس کرنا۔ اگر رجم صحیح ہے۔ تو خدا کا تدبر و تفکر پر توجہ دلانا (معاذ اللہ) غلط ہے۔ کیونکہ تدبر و تفکر آزادی چاہتا ہے۔ اور رجم کا مقصود اس کے خلاف ہے۔ اگر رجم صحیح ہے۔ تو لا اکراہ فی الدین غلط ہے۔ کیونکہ زبردستی آزادی کی غاصب ہے۔ اگر رجم صحیح ہے۔ تو دینی تعلیم و تعلم کا سلسلہ غلط ہے۔ کیونکہ علم سے تدبر و تفکر بڑھتا ہے۔ اور رجم اس کا ناقض ہے۔ اگر رجم صحیح ہے۔ تو اسلام سلامتی والا مذہب نہیں کہلا سکتا۔ اگر رجم صحیح ہے۔ اور اسلام کو دیکھتے ہوئے اور مذاہب بھی اسکو اپنا دستور العمل بنا لیں۔ تو سلسلہ تبلیغ و اشاعت ایک فضول ہوگا۔ یا قطعاً بند ہو جائیگا۔ اگر رجم صحیح ہے۔ تو تحقیق حق بے معنی ہے۔ اگر رجم صحیح ہے۔ تو دینی مناظرات و مباحثات فضول ہیں۔ اگر رجم صحیح ہے۔ تو نبیوں کی بعثت لوگوں کو سابقہ مذاہب سے مرتد اور قابل رجم بنانے کی موجب ہے۔ اگر رجم صحیح ہے۔ تو اس کے متعلق قرآن مجید میں کوئی حکم نہ ہونا عدم تکمیل وحی کی دلیل ہے۔

نہ تو ہمیں اس مسئلہ میں دخیلوں کی حمایت سے سروکار ہے۔ اور نہ

اشتہارات

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ بنام مدعا علیہ
بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف خفیف جج جھنگ

حاکم رام ولد دیویدتہ ل مدعی بنام دوست محمد خان مدعا علیہ۔ ذات کھنہ سکنہ شورکوٹ۔

دعویٰ ۲۲۳ روپے ۱۴ آنے ۳ پائی

اشتہار بنام دوست محمد خان ولد غلام محمد خان ذات پٹھان سکنہ کوٹلہ محمد ظریف خان تحصیل شورکوٹ درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ تم دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہے ہو۔ اسواسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی تمہارے نام جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۱۲-۶-۲۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کی کرو۔ ورنہ تمہاری عدم موجودگی میں تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔ ۹-۵-۲۵ء

مہر عدالت۔ دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ بنام مدعا علیہ
بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب جج جھنگ

حاکم رام ولد دیویدتہ ل ذات کھنہ سکنہ شورکوٹ مدعی۔
بنام رب نواز خان مدعا علیہ۔

دعویٰ ۲۳۲ روپے

اشتہار بنام رب نواز خان ولد حق نواز خان پٹھان سکنہ کوٹلہ محمد ظریف خان تحصیل شورکوٹ۔ مدعا علیہ۔

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ تم دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو۔ اسواسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی تمہارے نام جاری کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۲-۶-۲۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کی کرو۔ ورنہ تمہاری عدم موجودگی میں تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔ تحریر ۹-۵-۲۵

مہر عدالت دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی
بعدالت شیخ محمد حسین صاحب سب جج درجہ چہارم راولپنڈی

منگت رام ولد لالہ صوبہ مل ساکن راولپنڈی مدعی۔
بنام گلاب و کمان پسران راج محمد گوجر ساکن ڈھوک گوجران داخل سالم تحصیل راولپنڈی مدعا علیہم۔

دعویٰ ۳۰۰۔

ہرگاہ مدعا علیہم حاضری عدالت ہذا سے عملاً گریز کر رہے ہیں۔ اور تعمیل سمن اپنے اوپر نہیں ہونے دیتے۔ اب تاریخ پیشی ۲۹-۶-۲۵ مقرر ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مشتہری کی جاتی ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکور تاریخ پیشی آئندہ تا برآمد جواب دہی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت نہ ہوں گے۔ تو ان کے برخلاف یکطرفہ کارروائی کی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۱۲ مئی ۱۹۲۵ء زیر ثبت مہر عدالت و دستخط ہمارے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت دستخط حاکم

ممالک غیر کی خبریں

—— اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مسٹر کولج صدر ریاستہائے متحدہ امریکہ بین الاقوامی معاہدہ کے موافق ہیں جس کے ذریعہ سے دوران جنگ میں مہلک گیسوں کے استعمال کو معدوم کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔

—— رباط کے ایک کیمونک کا بیان ہے۔ کہ فرانس کو بعض چوکیوں کے چھڑانے میں بہت کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

—— روما کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ چیمبر نے عورتوں کے حق رائے دہندگی کے مسودہ قانون کو پاس کر دیا ہے۔ جس کے ماتحت وہ مقامی انتظامی جماعتوں کے انتخاب میں بھی رائے دے سکینگی۔

—— ترکی خواتین کی ایک ہوائی فوج تیار ہوئی ہے جس میں عورتیں جوق جوق بھرتی ہو رہی ہیں۔ (اقدام قسطنطنیہ)

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ سر ہربرٹ اور لیڈی سیموئل اپنی لڑکیوں کے ساتھ اکتوبر کے دوسرے ہفتہ میں پرائیویٹ طور سے ہندوستان آئیں گے۔ یہاں ان کا قیام تین مہینہ تک رہے گا۔

—— جرمنی کے ایک پروفیسر نے ایک بندر کو انسانی بچوں کی درسگاہ میں چار سال تک رکھا۔ اور اس کی دیکھ بھال کے لئے ایک نیم مقرر کی۔ بوتل کے ذریعہ بندر کو دودھ پلایا گیا۔ انسانی بچوں کی طرح یہ بھی انگوٹھا چوستا تھا۔ اور بچوں کی طرح اس کو بھی رہنے کے لئے علیحدہ کمرہ دیا گیا ہے۔ اپنے کمرہ میں بجلی کا بٹن دبا کر یہ خود بخود روشنی کر لیتا ہے۔ اور جب ضرورت ہوتی ہے اپنی نگران نرس کو بلانے کے لئے گھنٹی بجاتا ہے۔ اور اپنے کھلونوں سے گھنٹوں کھیلتا رہتا ہے۔

—— برلن ۱۶ مئی۔ ریشتاغ کی مجلس میزانیہ نے آج صدر جمہوریت کی تنخواہ اور مصارف میں اضافہ کی تجویز منظور کی۔ اس کے رو سے صدر کی تنخواہ ساٹھ ہزار مارک اور مصارف ایک لاکھ بیس ہزار مارک ہو جائیں گے۔ کمیونسٹ ارکان نے اس تجویز کی مخالفت کی۔ اور سوشلسٹ ارکان رائے دینے سے محترز رہے۔

—— ڈاکٹر سیف الدین کچلو کے نام مکہ معظمہ سے حسب ذیل تار موصول ہوا ہے۔ "آپ کا تار جلالۃ الملک العلی المعظم کے نام پہنچا۔ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے۔ کہ حکومت ہاشمیہ کی طرف سے آپ کو یہ تار دوں۔ کہ آپ نے جن امور کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ان کی اور قتل کی ذمہ داری حکومت ہاشمیہ پر نہیں ہے۔ جو باغی قتل کو جاری رکھنے پر مصر ہیں۔ اس کا حال سب کو معلوم ہے۔ صرف انہی پر ساری ذمہ داری ہے۔ ہم تو حکم دین سے مجبور ہیں۔ ہم پر واجب ہے۔ کہ ظلم کے مقابلہ میں مدافعت کریں۔ اور اپنے مال و جان اور آزادی کی حفاظت کریں۔ السکرٹری الثالث جلالۃ الملک"

—— لنڈن ۷ ارمئی۔ سر ڈاڈین اسٹرڈ کی جگہ سر گوکل تھارپ امیر البحر کے عہدہ پر مقرر کئے گئے ہیں۔

—— مشہور سرمایہ دار لنڈن وائی کاونٹ لیورہیوم کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپ "صابون کا بادشاہ" کے نام سے مشہور تھے۔ اور سن لائٹ صابن کے اجارہ دار تھے۔

—— لنڈن ۷ ارمئی۔ سکاٹ لینڈ کے دارالصدر گلاسگو میں گوروں کے ایک ہجوم نے وار ٹرسٹریٹ میں رہنے والے ۸ ہندوستانیوں پر بلا وجہ حملہ کیا۔ ایک ہندوستانی کے مہلک زخم آیا۔ اور ۷ مجروح ہوئے۔ پولیس نے ۹ حملہ آوروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ حملہ آور چوری کی نیت سے آئے تھے۔

—— لنڈن ۸ ارمئی۔ ٹائمز کا خاص تار ٹائمز کا نامہ نگار صوفیہ سے لکھتا ہے۔ کہ بلغاریہ میں انقلابی تحریک پھر زور پکڑنے لگی ہے۔ خفیہ پولیس نے اطلاع دی ہے۔ کہ بڑے بڑے سرکاری عہدیداروں کو آئندہ جلد قتل کر ڈالنے کی سازش کا حال کھلا ہے۔

—— لنڈن ۱۸ مئی۔ تمام اسپین سے مارشل لا اٹھا لیا گیا ہے۔

ہندوستان کی خبریں

—— امید کی جاتی ہے۔ کہ خیبر ریلوے اخیر اکتوبر تک یا آغاز نومبر تک تیار ہو جائے گی۔ اس کی افتتاحی رسم خود لارڈ ریڈنگ اپنے ہاتھ سے ادا کریں گے۔

—— لاہور کے دفتری حلقوں میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے۔ کہ سردار بہادر سردار سنگھ مجیٹھ ریاست نابھ کے وزیر اعظم مقرر کئے جائینگے۔ اور انکی جگہ سر میاں فضل حسین ریونیو ممبر مقرر کئے جائینگے۔ اور سر میاں فضل حسین کی جگہ سردار جوگندر سنگھ صاحب وزیر تعلیم مقرر ہوں گے۔

—— بمبئی ۱۷ مئی۔ بمبئی کے پارسیوں کی ایک پارٹی بصرہ اس خیال کو مدنظر رکھکر روانہ ہوئی ہے۔ تاکہ فارس میں پارسی نوآبادی کے پراسپکٹس پر نظر ڈالے۔ اور اس ملک میں زرتشت کے پیرووں کی حالت کو دیکھے۔

—— امرتسر ۱۸ مئی۔ [illegible] ایک نوجوان کو معہ سات ساتھیوں کے کل اس الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ کہ ان لوگوں نے امرتسر سینما میں مس لینا ایک فلم ایکٹرس پر ناچتے وقت حملہ کر دیا۔

—— مدراس ۲۰ مئی۔ ایجنٹ ایم اینڈ ایس۔ ایم۔ ریلوے نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے سے ان نقصانات کا حال بیان کیا۔ جو ریلوے کو علاقہ "سرکار" میں طوفان باد کے باعث برداشت کرنا پڑے۔ سب سے پہلے طوفان کی علامات پورم کے سٹیشن پر ظاہر ہوئیں۔ وہاں سگنل کیبن کی چھتیں اڑ گئیں۔ بارش کے علاوہ تمانی سے تھے نہایت زور و شور کے ساتھ آندھی آئی۔ کم و بیش تمام سٹیشنوں کو نقصان پہنچا۔ سگنل جنگلے اور دفاتر تو بالکل تباہ ہو گئے۔ یا انہیں سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ انالی سے امپاپورم تک تقریباً ہزار ڈیڑھ میل پر ٹیلیگراف کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ طوفان باد سے ریلوے کو جو نقصان پہنچا۔ اس کا اندازہ دو لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے۔ صرف ایک قلی ہلاک ہوا ہے۔

—— بمبئی ۲۰ مئی۔ آج جہاز "جہانگیر" ۹۰۲ حاجی کو لے کر روانہ ہو گیا۔ اس میں ۲۵۰ آدمی اور کراچی سے سوار ہونگے۔

—— دہلی میں زیب النساء بنت حضرت اورنگ زیب کا مزار خراب و خستہ حالت میں ہو گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حضور نظام نے خواجہ حسن نظامی کی درخواست پر اس کی مرمت کے لئے تمام اخراجات شاہی خزانہ سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

—— ملتان ۲۰ مئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ پاک گیٹ کے کانسٹبلوں اور مسلمانوں کی ایک برات کے آدمیوں میں تنازعہ ہو گیا جس کے نتیجے میں دس یا اس سے زیادہ آدمی زخمی ہوئے۔ لیکن زخم معمولی ہیں۔

—— ۱۸ مئی کو حسین میر صاحب ایڈیٹر ضیاف پنچ کے مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ ملزم حاضر نہیں ہوا۔ اس لئے وارنٹ طلبی جاری کئے گئے۔ مقدمہ کی آئندہ سماعت ۲ جون کو ہوگی۔

—— کہا جاتا ہے۔ کہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے معزول مہاراجہ نابھ کو گدی پر بحال کرنے کا گورنمنٹ سے مطالبہ کیا ہے۔ اور گورنمنٹ نے ابھی اس کے متعلق کوئی آخری فیصلہ نہیں کیا۔ گوردوارہ بل کی منظوری کے بعد اکالی قیدیوں کی ایک کثیر تعداد فوراً رہا کر دی جائے گی۔

—— مدراس ۱۹ مئی۔ ہیلتھ آفیسر مدراس کارپوریشن نے اعلان کیا ہے۔ کہ مدراس میں چیچک بخار اور ڈینگو بخار پھر نمودار ہو گئے ہیں۔

—— حکومت مدراس نے ایک سرکاری یوزنامہ شائع کیا ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ آئندہ منظور شدہ سکولوں کے طلباء کا ڈاکٹری معائنہ کیا جائیگا۔

—— ہز ہائینس نواب صاحب بہاولپور نے نواب مولا بخش خان بہادر سی۔ آئی۔ ای بٹالوی کو بہاولپور کا چیف منسٹر مقرر کیا ہے۔

—— مہاتما گاندھی نے چاندپور میں ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ میں وائسرائے سے بھی موالات کرنے کو تیار ہوں۔ بشرطیکہ وہ چرخہ چلائیں۔

—— مسٹر غلام مسیح ایڈیٹر نور افشاں نے ایک کتاب تحقیق اسلام کے نام سے لکھی تھی۔ جو بحکم ملک معظم ضبط کر لی گئی۔ اور اسکی کچھ سو کاپیاں ڈسٹرکٹ کورٹ لاہور کے سامنے نذر آتش کر دی گئیں۔